محمد حنیف ندوی

تأثرات

سیکلرازم زندگی کا کوئی مستقل بالذات فلسفہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک نوع کی مجبوری کا نام ہے۔ جب مذہبی جماعتیں اس طرح جمود و تقلید پر قانع ہو جائیں۔ کہ کوئی اصلاحی تجویز گوارا نہ کریں، چاہے وہ کتنی ہی مفید ہو، اور کسی ذہنی وعملی تبدیلی پر راضی نہ ہوں چاہے وہ کتنی ہی صحیح اور ناگزیر ہو۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ زمانہ کی رفتار ان کا ساتھ نہیں دے پاتی۔ اور بالآخر تھوڑی سی چخ کے بعد فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ زندگی اور مذہب کو دو الگ الگ خانوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ تاکہ اگر مذہب اہل مذہب کی بدنفسی سے کسی طرح آگے نہیں بڑھنا چاہتا تو اس پر اس معاملہ میں جبر نہ روا رکھا جائے۔ اور زندگی ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کا خیر مقدم کیا جائے۔

اس میں ایک فائدہ ہے، اور ایک اشکال یا مضرت ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ قانون سازی میں ریاست کو کسی مزاحمت اور رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اور لوگ اپنی مرضی سے سوچ سمجھ کر ایک منہاج اور طریق مقرر کر لیتے ہیں۔ اور اپنی ضروریات اور قومی وملی تقاضوں کے مطابق ایک نقشہ ترتیب دے لیتے ہیں۔ اور پھر جب ان کو محسوس ہوتا ہے کہ اس میں کچھ خامیاں اور نقائص رہ گئے ہیں۔ یا یہ سانچہ راس نہیں آتا ہے۔ تو اس کو بڑی آسانی سے بدل دیتے ہیں۔ اسی آسانی کے ساتھ کہ جس آسانی سے کوئی شخص کوٹ اتار کر شیروانی پہن لے یا ہیٹ کے بجائے کلاہ ترکی زیب سر کرے۔ کیونکہ بہترین قانون آجکل وہی سمجھا جاتا ہے، جس میں لچک ہو۔ جو فوراً بدل سکتا ہو۔ اور جب اس کی حاجت نہ رہے تو بغیر کسی واویلا کے منسوخ ہو سکتا ہو۔ اشکال یا مضرت یہ ہے کہ اس سے معاشرہ کی اخلاقی وروحانی اقدار کا استنباط نہیں ہو سکتا۔ اور تعلیم وتربیت کو اتنی مضبوط اور استوار بنیادیں نہیں ملتیں۔ کہ جن پر آیندہ پود کی سیرت کی تعمیر ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی حکومتیں جو سیکلرازم کی اولیں علمبردار ہیں مادیت پرستی کے علی الرغم مجبور ہوئیں کہ عیسائیت کی اخلاقی تعلیمات کو کم از کم زندہ کریں اور اس کی روشنی میں اپنے ہاں کے نونہالوں کے لئے ایسا نظام تعلیم وتربیت وضع کریں جو ابتدا ہی سے دلوں میں اونچے روحانی تصورات کو جما دے۔ کیونکہ مذہب کی پناہ اختیار کئے بنا انسانی کردار نو چمکتا نہیں۔ اور جو کچھ بھی مادہ پرستانہ نظریات اور تصورات سے ذہن وفکر کو بلندیاں میسر آتی ہوں سب بجا۔ مگر انسانیت کی سطحیں ان کی بدولت ابھرنے سے رہیں۔ کچھ اسی ڈھنگ کی مجبوریاں حکومت ترکی کو پیش آئیں۔ یہ لوگ انقلاب کی آندھی سے متاثر ہو کر سیکلرازم کی راہ پر چل تو پڑے نمونوں قانون بھی اپنا لیا، اور مغربی طور طریق بھی آزما کر دیکھ لیا۔ اور یہ کہنا چاہئے کہ اس سے ان کو بے شمار فائدے بھی حاصل ہوئے۔ لیکن نئی زندگی کن سانچوں میں ڈھلے، اور کن اخلاقی اقدار پر اس کی تعلیم وتربیت کا اہتمام ہو، یہ نہ طے کر پائے۔ کچھ عرصہ تک یونہی شتم پشتم کام چلا، پھر جب سنجیدگی سے ترکی بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کے امور پر غور کیا گیا۔ تو اسلام سے بہتر کوئی تعلیم اور اسلام سے بہتر کوئی نصب العین